بسم الله الرحمن الرحيم

علامت نمبر چھ : بڑے گناہوں کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس گناہ کے کرنے والوں کے بارے میں شریعت میں (ليس منا) یعنی وہ ہم میں سے نہیں ہے کے الفاظ استعمال کئے گئے ہوں۔

البتہ یہ بات واضح رہے کہ لیس منا کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ اس گناہ کا کرنے والا اسلام کے دائرہ سے نکل جاتا ہے' اور کافر ہو جاتا ہے جیسا کہ خوارج کا عقیدہ ہے' سلف صالحین کے یہاں اس کا مطلب ہے کہ یہ بطور زجر و وعید اور اس گناہ کی سنگینی کو بیان کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے تا کہ ایک مسلمان اس طرح کے برے اعمال اور گناہوں سے بچے' اور ان کے قریب نہ جائے' اور (ليس منا) کا معنی و مطلب ہے :

(۱) ليس على سيرتنا و مذهبنا. یعنی ہماری سیرت اور ہمارے طریقہ پر نہیں ہے۔

(۲) أو ليس من هدى الإسلام ولا من هدى المسلمين ـ یا یہ عمل نہ اسلام کے اخلاق و طریقہ میں سے ہے اور نہ مسلمانوں کے اخلاق و طریقے میں سے ہے۔

(۳) أو ليس من كامل الإسلام. یا وہ کامل مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔

(۴) أو فعله مخالف لسنة النبي ﷺ وهديه. یا اس کا یہ عمل نبی اکرم ﷺ کی سنت و طریقہ کے خلاف ہے۔

چند ایسے گناہ جن پر احادیث نبوی میں لیس منا کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

۱/ تلوار دکھانا یا کسی کو دھوکہ دینا بڑا گناہ ہے۔

عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ (من حمل علينا السلاح فليس منا ' من غشنا فليس منا) (مسلم)

یعنی: ''جس نے ہم پر تلوار اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔ (صحیح مسلم)

وفي رواية مسلم عن أبي هريرة أيضا أن رسول الله ﷺ مر على صبرة طعام فأدخل يده فيها فنالت أصابعه بللا ' فقال ماهذا يا صاحب الطعام ؟قال أصابته السماء يارسول الله ؟ فقال:(أفلا جعلته فوق الطعام كي يراه الناس ' من غش فليس مني) .

صحیح مسلم میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ہی کی ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ غلہ کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے آپ ﷺ نے اس میں اپنا دست مبارک ڈالا تو آپ کی انگلیوں کو نمی پہونچی تو آپ نے غلہ والے سے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اس پر بارش پڑ گئی تھی' آپ نے فرمایا: ''اس کو اوپر کیوں نہیں رکھا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیتے' جس نے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں ہے''۔

۲/ نوحہ و ماتم کرنا' جاہلیت کی پکار پکارنا بڑا گناہ ہے۔

عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ (ليس منا من لطم الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية) (صحيح بخارى)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رخسار پیٹا' گریبان پھاڑا' اور جاہلیت کی پکار پکاری وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

جاہلیت کی پکار کا مطلب ہے : میت پر نوحہ و ماتم کرنا' چیخنا چلانا' آہ و بکا اور نالہ و شیون کرنا' میت کا نام لے لے کر سینہ پیٹنا' اس کے محاسن کو بیان کرنا' یا جاہلی عصبیت کی طرف یعنی ظالم کی حمایت کی طرف بلانا۔

۳/ چھوٹوں پر شفقت و رحمت اور بڑوں کی عزت نہ کرنا بڑا گناہ ہے۔

عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ (ليس منا من لم يرحم صغيرنا ويعرف حق كبيرنا (سنن أبو داؤد' سنن ترمذى ' صحيح الترغيب والترهيب)

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''وہ ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ جانے''۔(ابوداؤد،ترمذی وغیرہ)

عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ قال جاء شیخ وکان یرید النبی ﷺ فأبطا القوم أن یوسعوا لہ فقال النبی ﷺ لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یؤقر کبیرنا (صحیح سنن ترمذی)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بوڑھے شخص نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے،لوگوں نے ان کو جگہ دینے میں کچھ تاخیر کردی تو آپ نے فرمایا:''وہ ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت وتوقیر نہ کرے''۔(صحیح سنن ترمذی)

٤/ بدشگونی، جادو، کہانت بڑا گناہ ہے۔

عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ (لیس منا من تطیر أو تطیر لہ أو سحر أو سحر لہ أو تکهن أو تکهن لہ ومن عقد عقدة ، ومن أتى کاهنا فصدقه بما یقول فقد کفر بما أنزل علی محمد (ﷺ) (مسند البزار وهو حسن) .

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:وہ ہم میں سے نہیں ہے جو بدشگونی کرے یا جس کے لئے بدشگونی کی جائے،یا جو کہانت کرے یا جس کے لئے کہانت کی جائے،یا جو جادو کرے یا جس کے لئے جادو کیا جائے،اور جو جادو کے لئے گرہ لگائے،اور جو کسی کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے نبی اکرم ﷺ پر نازل شدہ شریعت کا انکار کردیا۔(مسند بزار حدیث حسن ہے)

وضاحت:

(١) تطیر:بدشگونی کسی بھی چیز سے برا شگون لینا یعنی اس کو منحوس سمجھنا۔

(٢) کہانت:غیب کا دعوی کرنا یا مستقبل کی خبریں بتانا۔

(٣) سحر:جادو کرنا۔

(٤) کاہن ایسا شخص جو غیب دانی کا دعوی کرے یا پوشیدہ باتیں بتانے کا دعوی کرے۔

علامت نمبر سات : جس گناہ پر لفظ کفر وشرک کا استعمال ہوا ہو۔وہ بھی بڑا گناہ ہے۔جیسے:

١/ غیر اللہ کی قسم کھانا کفر یا شرک ہے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ : (من حلف بغیر اللہ فقد کفر أو أشرک) (أبوداؤد والترمذی وصححه الألبانی)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے یا کفر کیا یا شرک کیا''۔(ابوداؤد،ترمذی)

٢/ ناحق کسی کو قتل کرنا یا مسلمانوں کا آپس میں قتال کرنا کفر ہے۔

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ : سباب المسلم فسوق وقتاله کفر (بخاری ومسلم)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے قتال کرنا کفر ہے''۔(بخاری ومسلم)

٣/ نوحہ وماتم کرنا کفر ہے۔

٤/ کسی کے خاندان ونسب میں طعنہ زنی کرنا (عیب لگانا) کفر ہے۔

عن أبی هریرة رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ ﷺ :(اثنتان فی الناس هما بهم کفر النیاحة علی المیت والطعن فی الأنساب)(صحیح مسلم)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دو چیزیں لوگوں میں باقی رہیں گی اور وہ دونوں کفر ہیں میت پر نوحہ کرنا اور دوسروں کے خاندان ونسب میں طعنہ زنی کرنا''یعنی عیب لگانا۔(صحیح مسلم)

۵/ باپ سے نسبت ختم کرنا کفر ہے۔

عن عمر رضی اللہ عنہ قال : ان اللہ بعث محمدا ﷺ بالحق و أنزل علیہ الکتاب و کان مما أنزل اللہ آیۃ الرجم ، فقرأناھا وعقلناھا ووعیناھا ، رجم رسول اللہ ﷺ ورجمنا بعدہ ، وأخشی اِن طال بالناس زمان أن یقول قائل : واللہ ما نجد آیۃ الرجم فی کتاب اللہ ، فیضلوا بترک فریضۃ أنزلھا اللہ ، والرجم فی کتاب اللہ حق علی من زنی اذا أحصن من الرجال والنساء اذا قامت البینۃ أو کان الحبل أو الإعتراف ، ثم انا کنا نقرأ فیما نقرأ من کتاب اللہ : ألا ترغبوا عن آبائکم فانہ کفر بکم أن ترغبوا عن آبائکم ، أو ان کفرا بکم عن ترغبوا عن آبائکم (شرح السنۃ للبغوی وھو صحیح) والحدیث مخرج فی البخاري ومسلم عن ابن عباس قال عمر الی قولہ : ورجمنا بعدہ) .

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور آپ پر کتاب نازل فرمائی' اللہ تعالی نے جو کچھ نازل فرمایا اس میں رجم (سنگسار) کی آیت بھی شامل تھی' ہم نے اسے پڑھا سمجھا اور اچھی طرح یاد کیا رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا' مجھے اندیشہ ہے کہ جب لوگوں پر ایک طویل زمانہ گزر جائے گا تو کوئی یہ کہنے لگے گا کہ اللہ کی قسم ہمیں کتاب اللہ میں رجم کی آیت نہیں ملتی' اس طرح وہ اللہ کے ایک نازل کردہ فریضہ کو چھوڑنے کی وجہ سے گمراہ ہوجائیں گے' رجم کی سزا کتاب اللہ میں اس شادی شدہ مرد اور عورت کے لئے ہے جو زنا کرے بشرطیکہ اس پر گواہی قائم ہوجائے' یا حمل ظاہر ہوجائے یا خود اعتراف کرلے۔اور ہم اللہ کی کتاب میں یہ بھی پڑھا کرتے تھے اپنے باپوں کے سوا کسی اور کی طرف اپنی نسبت نہ کرو کیونکہ اپنے آباء سے اعراض کرنا (نسبت ختم کرنا) کفر ہے' یا یہ الفاظ تھے: یہ تمہارے لئے کفر ہے کہ تم اپنے آباء سے منہ موڑو یعنی نسبت ختم کرو ۔

(شرح السنۃ امام بغوی صحیح حدیث ہے' شروع کا حصہ یعنی عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول تک: ''کہ نبی اکرم ﷺ نے رجم کیا اور ہم نے بھی رجم کیا'' بخاری ومسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے موجود ہے)

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسو ل اللہ ﷺ (لا ترغبوا عن آبائکم فمن رغب عن أبیہ فقد کفر) (بخاری ومسلم)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ''اپنے آباء سے نسبت نہ ختم کرو جس نے اپنے باپ سے نسبت ختم کی اس نے کفر کیا''۔(بخاری ومسلم)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: **(لیس من رجل ادعی لغیر أبیہ وھو یعلمہ الا کفر ومن ادعی قوما لیس لہ فیھم فلیتبؤا مقعدہ من النار)** (بخاری ومسلم)

یعنی: ''جس آدمی نے بھی جانتے ہوئے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی اس نے کفر کیا' اور جس نے ایسی قوم کا دعوی کیا جس میں سے وہ نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے''۔(بخاری ومسلم)

٦/ نعمتوں کی ناشکری اور احسان فراموشی کرنا کفر ہے۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وَضَرَبَ اللّهُ مَثَلاً قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَداً مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّهِ فَأَذَاقَهَا اللّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُواْ يَصْنَعُونَ﴾ (سورۃ النحل:١١٢)

یعنی:''اللہ تعالی اس بستی والوں کی مثال دیتا ہے جو امن واطمینان کی حالت میں تھی اس کو ہر طرف سے وافر رزق ملتا تھا تو اس بستی والوں نے اللہ کی نعمتوں کا (کفر) انکار کیا' تو اللہ نے ان کے کاموں کی وجہ سے انہیں بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا''۔

نبی اکرم ﷺ نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا:

(وَرَأَيْتُ النَّارَفَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ ، قَالُوْا لِمَا يَا رَسُوْلَ اللهِ ؟ قَالَ : بِكُفْرِهِنَّ ، قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللهِ ؟ قَالَ : يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ ، لَوْ أَحْسَنْتَ اِلَى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ)(صحیح بخاری)

یعنی:''میں نے جہنم دیکھی تو آج جیسا (خوفناک) منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا' میں نے اس میں اکثر عورتوں کو دیکھا' لوگوں نے کہا: کیوں اللہ کے رسول ﷺ ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی ناشکری کی بناء پر' آپ سے کہا گیا' اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شوہر کی ناشکری' اور احسان فراموشی کرتی ہیں' اگر تم عورت کے ساتھ زندگی بھر احسان کرتے رہو اور پھر اس نے کوئی اونچ نیچ چیز دیکھ لی تو کہہ اٹھتی ہے کہ میں نے کبھی تم میں خیر نہیں دیکھا''۔ (صحیح بخاری)

۷/ کسی مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

(اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ أَحَدُهُمَا فَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَاِلَّا رَجْعَتْ اِلَيْهِ)(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

یعنی:''اگر کوئی اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے تو یہ کلمہ دونوں میں سے کسی ایک پر صادق آجاتا ہے' جسے کافر کہا گیا ہے اس پر' یا پھر کہنے والے پر لوٹ آتا ہے''۔(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

۸/ صلاۃ چھوڑنا کفر ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:(ان بين الرجل وبين الشرك والكفر ترك الصلاة). (صحیح مسلم)

یعنی:''ایک مسلمان اور شرک وکفر کے درمیان صلاۃ چھوڑنے کا فاصلہ ہے''۔(صحیح مسلم)

(يقول عبد الله بن شقيق كان أصحاب محمد ﷺ لا يرون شيئا من الأعمال تركه كفر غير الصلاة)(صحیح سنن ترمذی)

عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:''رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام اعمال میں سے صلاۃ کے علاوہ کسی بھی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے''۔ (صحیح سنن ترمذی)

وضاحت: تمام علماء کے یہاں خوارج ومعتزلہ کے سوا اس طرح کی تمام حدیثوں میں کفر وشرک سے مراد چھوٹا کفر اور چھوٹا شرک ہے' صرف صلاۃ میں علماء سلف کے مابین اختلاف ہے کہ اس کا چھوڑنا کفر اکبر ہے یا کفر اصغر؟ البتہ اس میں بھی راجح قول یہی ہے تفصیل کی گنجائش نہیں ہے کہ صلاۃ کا چھوڑنا کفر اصغر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۰ محرم ۱۴۴۸ھ موافق ۵/ جولائی ۲۰۲۶ن

مکتب جالیات جبیل مملکت سعودی عرب

ملاحظہ: بڑے گناہوں کی دیگر علامات جاننے کے لئے اس سے متعلق راقم کے دوسرے مضامین اور مقالات کا مطالعہ کیجئے! جزاکم اللہ خیرا۔